شرفِ صحابیت میں صحابیات رضی اللہ عنہن کا حصہ......ایک تحقیقی مطالعہ

*ڈاکٹر زاہدہ شبنم

**پروفیسر عتیق امجد

This article brings out the contribution and significance of the Sahabiyaat in proportion to the Sabahah and pays tribute to this most prestigious and honorable relationship. It discusses the importance and significance of being a companion of Prophet Muhammad peace be upon him, beginning by discussing the lexical meaning and importance of the word Sahabah, the relevance, importance and application of the term according to the Shariah, the difference between the terms Sahabah and Sahabiyaat, moving on to a discussion of the terms with reference to the sayings of historians and various experts. It further mentions the five aspects to be considered for deciphering the status of Sahabiyat with the purpose of highlighting the important role it plays and the prestige it holds.

''صحابیہ'' کی تعریف

'صحابیہ' صحابی کی مؤنث ہے جو 'صَحِبَ' یَصْحَبُ' سے مشتق ہے۔'صحِبَ یَصْحَبُ' کا مصدر صحابَةً اور صُحْبَةً ہے جو 'ہم مجلسی' اور 'ہم نشینی' کے معنی میں آتا ہے۔صحابیت باہمی نشست کو بھی کہتے ہیں......عربی زبان میں کسی کو اللہ کی رفاقت کی دعا دینے کے لئے کہا جاتا ہے 'صَحِبَكَ اللّٰہُ' اللہ تمہارا دوست اور رفیق ہو' ہم نشست' ساتھی' دوست اور مالک کو 'صاحب' کہتے ہیں۔اس کی جمع 'صَحْب' اور 'اصحاب' آتی ہے۔[۱] جیسے 'راکب' کی جمع 'رَکْب' ہے۔[۲] صاحب کی مؤنث 'صاحبة' ہے اور 'صاحبة' کی جمع 'صواحب' ہے۔[۳] جیسے 'راکبۃ' کی جمع رواکب آتی ہے۔[۴] حدیث میں ہے ((إنکن لانتن صواحب یوسف)) [۵] صاحب کا معنیٰ 'ہم معاشرت' بھی بتایا گیا ہے یعنی ایک ساتھ زندگی گزارنے والے'[۶] لیکن مقالہ نگار کے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ 'ہم معاشرت' کا معنیٰ ایک ساتھ زندگی گزارنے والے کی طرح ''ایک جیسی زندگی گزارنے والے'' بھی ہے

* اسسٹنٹ پروفیسر، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

* صدر شعبہ علومِ اسلامیہ، پوسٹ گریجوایٹ کالج، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جیسے 'ہم جنس'...ایک جیسی جنس کے حامل افراد اور 'ہم خیال'...ایک جیسے خیال کے حامل افراد' 'ہم مشرب'...ایک جیسے مسلک اور طریقے والے...... 'ہم مذہب'...ایک مذہب والے' بہت سی ایسی ترکیبات اسی معنی میں مستعمل ہیں۔ ۷ اسی طرح 'ایک ساتھ' کے معنی میں بھی کئی ترکیبات کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے 'ہم سفر' اور 'ہم رکاب'...ایک ساتھ سفر کرنے والے۔ 'ہم کلام'...مل کر بات کرنے والے۔ 'ہم راہ'...ایک ساتھ چلنے والے۔ 'ہم جماعت'...ایک ساتھ ایک جماعت میں پڑھنے والے۔ ۸ وغیرہ وغیرہ قرآن مجید میں موافقت اختیار کرنے والے کو صاحب کہا گیا ہے۔ ۹ صاحب کی جمع اصحاب بھی آتی ہے' اور ہم مذہب کو صاحب کہتے ہیں جیسے اصحابِ شافعی اور اصحاب ابوحنیفہ وغیرہ۔ ۱۰ راغب اصفہانی کے نزدیک مصاحبت خواہ مکانی ہو' خواہ زمانی ہو دونوں طرح سے ثابت ہوگی۔ ۱۱ ابن الفارس نے صحبت کے ثبوت کے لئے دو باتیں ضروری قرار دی ہیں۔ (الف) مقارنۃ اور (ب) مقاربہ ۱۲ مقارنہ یعنی کسی کا ساتھ ہونا اور کسی کے ساتھ ملے ہونا۔ ۱۳ اور مقاربہ یعنی کسی کے قریب ہونا۔ ۱۴ دلی طور پر یا نشست کے اعتبار سے یا تعلقات اور رشتہ کے اعتبار سے۔ ''صحابۃ'' مصدر سے 'صحابی' ' اسم ہے صحابی کی 'ی' نسبت کی ہے یا پھر وحدت کی' یائے نسبت کی صورت میں 'صحابی' اسم منسوب ہوا 'صحابت' یعنی صحبت والا' ۱۵ یائے وحدت کی صورت میں مفرد کا فائدہ دیتی ہے۔ ۱۶ 'صاحب' یا 'صحابی' کی جمع 'صحاب' اور 'اصحاب' دونوں ہیں۔ ان کے علاوہ بھی جمع کے کئی وزن مستعمل ہیں جیسے 'صحب' اور 'صحابۃ' ۱۷ اگرچہ عربوں میں 'صحاب' بغیر 'ۃ' کے مروّج رہا ہے مگر 'ۃ' کے لاحقے سے بھی مروی ہے' جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔ ((**خرجت ابتغی الصحابة إلى رسول الله** صلى الله عليه وآله وسلم)) ۱۸ یعنی میں 'صحابہ' کی تلاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔

لغویین کی ان تصریحات سے صاحب یا صحابی کی جامع لغوی تعریف یہ ہوسکتی ہے۔ ''صاحب یا صحابی ایسے شخص کو کہیں گے جو کسی کی ہم نشینی اختیار کر چکا ہو' یا کسی کے دل کے قریب ہو' یا کسی سے تعلقات' رشتہ یا رفاقت کی بناء پر اُس کے قریب ہو' یا کسی کے طرزِ معاشرت' مذہب اور نظریات میں اس کے مشابہ ہو' یا کسی کے ساتھ معاشرت اختیار کی ہو''۔ اسلامی اصطلاح میں 'صحابی' ایسے شخص کے لئے خاص ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت حاصل ہو، یہ مصاحبت ......مقصد، نوعیت ،معیت اور کیفیت کے اعتبار سے بیان کی گئی ہے' ان میں سے کچھ میں اختلاف ہے اور کچھ متفقہ ہیں۔

(الف) صحابیت کے مقصد میں کسی کو اختلاف نہیں ہے یعنی بحالت ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یا ان کی ہم نشینی اختیار کرنے کا مقصد اپنے ایمان کا اظہار یا اثبات ہے

(ب) **صحابیت کی نوعیت** میں اہل جرح و تعدیل کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت ہر اس اہل ایمان کو حاصل ہے جو بحالت ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل چکا ہے، خواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دین کے معاملات میں اس نے مدد کی یا نہ کی ہو۔ اور خواہ اس نے ہم کلامی کا شرف حاصل کیا ہو یا محض دیدار کیا ہو' اس طرح اِن اہل جرح و تعدیل کے نزدیک وہ بچے بھی صحابی ہیں جن کو محض نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحنیک دی ہو یا اُسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ہو اور اس کے والدین اس وقت مومن ہوں اور انہوں نے خود بھی بڑے ہو کر بحالتِ ایمان زندگی گزاری ہو اور اسی حالت ایمان میں انہیں موت آئی ہو۔ جبکہ بعض آئمہ 'علم رجال' نے صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اثبات کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہِ راست تعلیمات لینے' اُسے روایت کرنے اور غزوات میں حصہ لینے وغیرہ کی شرط لگائی ہے' اس تعریف کی بناء پر عہد رسالت میں پیدا ہونے والے مسلمان کم سن بچوں کے لئے صحبت ثابت نہیں ہوتی' جیسے جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ وغیرہ۔

(ج) **صحابیت کی معیت** میں بھی ماہرین جرح و تعدیل میں باہم اختلاف پایا جاتا ہے' بعض نے صحبت کے اثبات کیلئے ایک ہی بار کی صحبت کو تسلیم کیا ہے بعض نے متعدد نشستوں کا اعتبار کیا ہے، حتیٰ کہ بعض نے ایک یا دو سال کی شرط لگائی ہے۔

(د) **صحابیت کی کیفیت** پر بھی بحث کی گئی ہے اور رؤیت سے حقیقی کیفیت دیدار کرنا ہی مراد لیا گیا ہے لیکن فطری مجبوری کی بناء پر اگر کوئی روایت کی حقیقی کیفیت حاصل نہ کر سکا تو اس کے لئے ہم کلامی اور ہم نشستی کو ہی معیارِ صحبت مان لیا گیا ہے، سب علماءِ جرح و تعدیل کا اس کیفیتِ صحبت پر اتفاق ہے۔

اپنی اپنی کتب میں ماہرین نے مختلف الفاظ اور اسالیب میں 'صحابی کی تعریف' کی ہے ذیل میں چند ایک نمونے پیش کئے جاتے ہیں تا کہ 'صحابی' کی جامع تعریف متحقق ہو سکے۔

(ا) (**من صحب النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم او 'رآہ' من المسلمین فھو من الصحابۃ)** ۱۹

جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھی ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسلمانوں میں سے کسی نے دیکھا ہو۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۲) (لا خلاف بين أهل اللغة أن الصحابى مشتق من الصحبة يطلق على كل من صحب غيره قليلاً أو كثيراً...... وليشمل الصحابى الأحرار والموالى والذكور والاناث، لأن المراد به الجنس ثم إن التعبير فى التعريف بالرؤية هو فى الغالب وإلافالضرير الذى حضر النبى صلى الله عليه وآله وسلم كإبن أم مكتوم وغيره معدود فى الصحابة بلاتردد) ۔۲۰

لفظ صحابی آزاد، غلام، مذکر و مؤنث سب پر مشتمل ہے کیونکہ اس سے مراد جنس صحابی ہے اور پھر صحابی کی تعریف جو ''رؤیت'' کی قید ہے یہ اکثر ہے ورنہ عبداللہ بن ام مکتوم جیسے کئی نابینا افراد جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہو چکے ہیں۔ شرف صحابیت سے خارج ہو جائیں گے، حالانکہ یہ بلاتردید صحابہ میں شامل ہیں۔

(۳) احمد بن حنبل کے نزدیک تعریف یہ ہے: (كل من صحبه سنة او شهرا، او يوماً او ساعة اور رآه فهو من اصحابه له من الصحبة على قدرما صحبه وكانت سابقته معه وسمع منه ونظر اليه) ۲۱

صحابی وہ ہے جسے ایک سال، ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک گھڑی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میسر آئی ہو۔ بلکہ خواہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت ایمان دیکھا ہی ہو وہ صحابی کہلائے گا۔ البتہ شرف و امتیاز کے لحاظ سے جس صحابی نے جس قدر زیادہ صحبت اختیار کی ہو اور اسلام میں سبقت ہو اور آپ سے روایات سنی ہوں اور آپ کو دیکھا ہو اس اعتبار سے ضرور فرق ہوگا۔

(۴) ابن حزم نے عہدِ رسالت کے مسلمانوں میں سے ہر چھوٹے اور بڑے کو 'صحابی' تسلیم کیا ہے۔ (وكلهم عدل 'إمام' فاضل رضى فرض علينا توقيرهم و تعظيمهم وأن نستغفرلهم ونحبهم، وتمرة يتصدق بها أحدهم أفضل من صدقة أحدنا بما يملك وجلسة من الواحد منهم مع النبیؐ أفضل من عبادة أحدنا دهره كله، وسواء كان من ذكرنا على عهده عليه السلام صغيرا أو بالغاً، فقدكان النعمان بن بشير وعبداللّٰه بن الزبير والحسن والحسين، أبناء على رضى الله عنهم أجمعين من ابناء العشرة فاقل

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اذا مات النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) ۲۲؎

صحابہ میں سے ہر ایک عادل' امام اور فاضل ہے صحابہ کی تعظیم وتو قیر اور ان کے لئے استغفار اور ان سے محبت ہم پر لازم ہے ان کے کا ایک کھجور صدقہ کرنا' ہمارے ساری دولت صدقہ کرنے سے بہتر ہے' اور ان میں سے کسی ایک کا بھی نبی کریمؐ کے ساتھ ایک مرتبہ بیٹھنا ہماری ساری زندگی کی عبادت سے بہتر ہے۔خواہ کوئی صحابی عہد رسالت میں چھوٹا تھا یا بالغ تھا کیونکہ حضرت نعمان بن بشیر' عبداللہ بن زبیر' حسن اور حسین وغیرہ ان سب کی عمریں نبی اکرم کی وفات کے وقت دس سال سے کم تھیں۔

(۵) ابن حجر نے الاِصابہ کے مقدمہ میں صحابی کی تعریف یہ کی ہے اور اسی کو اصح اور جامع بتایا ہے۔

(والصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مومنابہ ومات علی الاسلام' فیدخل فی من لقیہ' من طالت مجالستہ لہ او قصرت ' ومن روی عنہ او لم یرو' ومن غزامعہ او لم یغز ومن رآہ رؤیۃ ولو لم یجالسہ' ومن لم یرہ لعارض کالعمی مثل ابن ام مکتوم) ۲۳؎

صحابی وہ ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حالت ایمان میں ملاقات کی اور اسلام پر فوت ہوا۔اس میں سب صحابہ شامل ہوں گے خواہ کسی کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحبت طویل تھی یا مختصر تھی' کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کی، یا نہیں کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا، یا نہیں ہوا، اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف دیکھا ہے، مجلس نہیں کی، یا کسی عذر کی بناء پر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ نہیں سکا جس طرح نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم تھے۔

اس کے بعد حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان لڑکوں کو بھی صحابہ میں شمار کیا ہے جو عہد رسالت میں پیدا ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت سن شعور کو پہنچے تھے' کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو ان کی پیدائش کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تحنیک فرماتے تھے یعنی کھجور وغیرہ اپنے دہن مبارک میں چبا کر بچہ کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالتے تھے، نام رکھتے اور اس کے حق میں خیر و برکت کی دعا فرماتے تھے۔اس لیے جو بچے حیات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیدا ہوئے ان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے بارے میں ظن غالب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیکھا ہے اور وہ بھی صحابہ میں شامل ہوگئے۔ ۲۴

(۶) (ان ظاهر كلام الآئمة اشتراطه كما هو موجود فی كلام یحییٰ بن معين وأبى زرعة وابی حاتم وابی داؤد وابن عبدالبر وغيرهم' وهم جماعة اُوتی بهم النبی صلى الله عليه وآلہٖ وسلم وهم أطفال فحنكهم ومسح وجوهم تفل فی أواهم فلم يكتبوا لهم صحبة' كمحمدبن حاطب بن الحارث وعبدالله بن ابی طلحة و محمد ابن ثابت بن قيس بن شماس ...... ونحوهم) ۲۵

ہمیں ابن معین' ابوزرعہ' ابوحاتم' ابوداؤد اور ابن عبدالبر نے جو اپنی کتب میں صحابیت کے لئے شرائط عائد کی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کی وہ جماعت جو عہد نبوت میں بچے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو گھٹی دی۔ چہروں پر ہاتھ پھیرا' انہیں صحابہ کے زمرہ میں شمار نہیں کیا جائے گا، جس طرح کہ محمد بن حاطب بن حارث بن نوفل، عبداللہ بن ابوطلحہ اور محمد بن ثابت بن قیس بن شماس وغیرہ ہیں۔

(۷) (اما بعض الاصوليين فيطلقون اسم الصحابی على امن طالت صحبته للنبی صلى الله عليه وآلہٖ وسلم وكثرت مجالسته له على طريق الطبع والأخذ عنه' وهو مروى عن سعيد بن المسيب فقد كان يقول: "الصحابة لاتعدهم الامن اقام مع رسول الله صلى الله عليه وآلہٖ وسلم سنة أوسنتين أوغزامعه غزوة أوغزوتين) ۲۶

جبکہ کچھ اصولی حضرات صحابی کا اطلاق اس شخص پر کرتے ہیں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ طویل رفاقت اختیار کی ہو اور کثرت مجالس میں شریک ہوا ہو جس طرح ایک متبع اور مقتدی ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ حاصل بھی کیا ہو۔ سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ہم صحابی صرف اسے شمار کریں گے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک یا دو سال رہا ہو' یا اس نے آپ کے ساتھ ایک یا دو جنگوں میں حصہ لیا ہو۔

(۸) (لكن فی عبارة ضيق يوجب ألايعد من الصحابة جرير بن عبدالله البجلی ومن شاركه فی فقد ظاهر ما اشترطه فيهم ممن لاتعرف خلاصاً فی عدد من الصحابة) ۲۷

لیکن یہ عبارت تنگی داماں کا مظاہرہ کرتی ہے کیونکہ اس طرح تو لامحالہ جریر بن عبداللہ بجلی اور دیگر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کئی لوگ شرف صحابیت سے محروم ہو جائیں گے کیونکہ بظاہر یہ ان مذکورہ شرائط پر کما حقہ پورا نہیں اترتے اور اس طرح تو صحابہ کی تعداد بہت کم ہو جائے گی جسے کسی صورت تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

ان سب تعریفات سے درج ذیل باتیں سامنے آئیں:

...... **صحابیت** کے لئے ایمان' بنیادی اور لازمی شرط ہے' وقت رؤیت سے تا وفات، حالت ایمان کا ہونا لازم ہے۔

......**صحابیت کا شرف** ہر شخص کے لئے ہو سکتی ہے' خواہ مرد ہو یا عورت' آزاد ہو یا غلام۔

......**صحابیت** کے لئے ہم نشینی کی کم از کم تعداد ایک مرتبہ اور کم از کم مدت ایک 'ساعۃ' ہے۔

...... یہاں اُقل پر اعتماد کیا جائے گا کیونکہ اقل سے اکثر کی نفی نہیں ہوتی۔

......صحابیت کے لئے ہم نشینیکی زیادہ سے زیادہ مدت اور عدد کی کوئی تعیین نہیں۔

......صحابیت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضری یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم کلامی' یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات لازم ہے۔

......صحابیت کے لئے بعض نے روایت کی شرط لگائی لیکن اکثر نے اس کا ردّ کیا ہے۔

......کافر اور منافق صحابیت سے نکل گئے۔

......رؤیت کے بعد ہونے والے مسلمان بھی صحابیت سے محروم ہیں۔

......صحابیت بالغ اور نابالغ دونوں کے لئے ثابت ہے' کیونکہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما نابالغ تھے لیکن آپ رضی اللہ عنہما کو صحابیت کا شرف حاصل ہے۔

......فطری عذر کی بناء پر عدم رؤیت' عدم صحبت کو مستلزم نہیں' البتہ ایسے شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام مبارک سننا یا ہم نشست ہونا لازم ہے۔

......صحابیت کے لئے براہِ راست تعلیمات لینے اور روایت کرنے کی بعض اصحاب نے شرط لگائی ہے لیکن جمہور نے اس کی مخالفت کی ہے۔

......صحابیت کے لئے بعض ماہرین نے ایک یا دو غزوات میں شرکت کو لازم قرار دیا لیکن اس کو بھی اکثر نے تسلیم نہیں کیا۔

ان سب تعریفات کو مدنظر رکھ کر 'صحابی' کی انسب تعریف درج ذیل بنتی ہے۔" بحالت ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہونے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرنے والا ہر بالغ اور نابالغ' آزاد اور غلام، مرد اور عورت جو اسلام پر ہی فوت ہوا' صحابی ہے''۔

البتہ غزوات میں شرکت کرنا' براہ راست تعلیمات لینا' ان پر عمل کرنا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرنا اور ہم نشستی کا تعدد زیادہ ہونا شرف صحابیت میں اضافہ کے اسباب میں سے ہیں۔ اسی بناء پر محدثین اور آئمہ جرح وتعدیل نے شرف صحابیت سے متصف ہونے والے افرادِ اسلام رضی اللہ عنہم کے طبقات مرتب کئے ہیں۔ مذکورہ بالا تعریفات سے شرفِ صحابیت میں اضافے کے دو اسباب سامنے آتے ہیں۔

(الف) مصاحبت جس قدر زیادہ ہوگی' شرف اسی نسبت سے بڑھتا ہے، مصاحبت میں اضافے کی درج ذیل وجوہ ہیں:

(i) تقدم فی الاسلام والھجرۃ (ii) متنوع مواقع پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ۔

(ب) مصاحبت کا جس قدر فائدہ زیادہ ہوگا' اسی قدر شرفِ صحابیت میں اضافہ ہوگا۔

یہ فوائد تین اقسام پر محیط ہیں۔(i) اعتقادی فائدہ (ii) عملی فائدہ (iii) علمی فائدہ

شرف صحابیت میں کسی بھی صحابی یا صحابیہ کا حصہ معلوم کرنے کے لئے یہ کل پانچ نکات ہیں، ان پانچوں نکات پر اگلی سطور میں بحث کی جا رہی ہے۔

شرف صحابیت میں صحابیات رضی اللہ عنہن کا حصہ

صحابیت کے شرف وفضیلت کا استحقاق اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو دیا ہے۔ بلا شبہ صحابہ کی جماعت کا ہر رکن وہ آزاد ہو، غلام ہو، مرد ہو، عورت ہو، بچہ ہو، بڑا ہو، سب نہائت معتبر، عادل، ثقہ، صادق اور فضیلت میں اپنے مابعد سب امتیوں سے افضل ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے تمام ارکان اس شرف وفضیلت میں باہم برابر نہیں، ان کا اس شرف میں مقام معلوم کرنے کے لیے پانچ نکات ہی بنیاد بن سکتے ہیں جن کا تذکرہ گزشتہ سطور میں کیا گیا ہے۔ شرفِ صحابیت میں صحابیات رضی اللہ عنہن کا حصہ معلوم کرنے کے لئے بھی انہی پانچ نکات کے تحت مطالعہ کیا جائے گا۔

تقدم فی الاسلام والھجرۃ :

''تقدم فی الاسلام'' ایک ایسی فضیلت ہے کہ جو کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اوّلیت رکھتی ہے۔۲۸؎ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب میں سب سے نمایاں اور سرفہرست فضیلت یہی ہے۔۲۹؎ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقدم فی الاسلام کو سب سے بڑھ کر سراہا‘۳۰؎ بلاشبہ شرفِ صحابیت کی اس اعتبار سے مرتب کردہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فہرست میں سب سے پہلا نام حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہے جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت کا شرف بھی حاصل ہے۔حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اس تقدم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت قدر کرتے تھے‘ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بار بار تذکرہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اعتراض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اس انداز و الفاظ میں تحسین فرمائی کہ سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا زندگی بھر کبھی دوبارہ اعتراض نہ کرسکیں خود سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:

((عن عائشة رضى الله عنها قالت :كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يكاد يخرج من البيت حتىٰ يذكر خديجة رضى الله عنهافيحس الثناء عليها ،فذكرها يومامن الأيام فادركتنى الغيرة ،فقلت،هل كانت الا عجوزاً فقد أبدلك الله خيراً منها فغضب حتى اهتز مقدم شعره من الغضب. ثم قال:لا‘ والله !ما أبدلنى الله خيرا منها. آمنت بى إذ كفر الناس، وصدّقتنى إذ كذبنى الناس‘ وواستنى فى مالها إذحر منى الناس‘ ورزقنى الله فيها أولادا إذ حرمنى أولاد النساء، قالت عائشة رضى الله عنها:فقلت فى نفسى :لا أذكرها بسيّئة ابدا)) ۳۱؎

’’شاید ہی کبھی ایسا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر نہ کیا ہو۔ایک دن مجھے غیرت آ گئی میں نے کہہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بڑھیا کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر بیوی دے دی ہے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا ناراض ہوئے کہ غصے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے اگلے حصے کے بال ہلنے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:نہیں، اللہ کی قسم نہیں، اس سے اچھا بدل نہیں ملا۔جب لوگوں نے میرا انکار کیا تو وہ ایمان لائی‘ جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو اس نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے محروم کیا تو اس نے اپنے مال سے میری دلجوئی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کی، مجھے دوسری بیویوں سے اولاد کی محرومی ہوئی ہے، اور اسی سے اللہ نے اولاد دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے دل میں تہیہ کرلیا کہ آئندہ کبھی ان کا برا تذکرہ نہیں کروں گی‘‘۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم وما معہ إلا خمسة أعبد وامرأتان و ابوبکر))۳۲ ’’میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے‘‘۔

یعنی آزاد مردوں میں سے ایک مرد اور آزاد عورتوں میں سے ایک عورت بھی تھیں، رضی اللہ عنہا۔ یہ دوسری عورت کون تھی؟ بعض حضرت سمیہ ام عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم۳۳ اور بعض ام ایمن ام اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کہتے ہیں‘ تقدیم اسلام تین وجوہ سے افضل ترین ہے۔ اول: یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے طویل عرصہ کی مصاحبت کا موقع ملا‘ جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ‘...... دوم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس وقت مددگار رہنے جب کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات سننے کا روادار نہ تھا‘ جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا‘......سوم: مشرکین مکہ کے انتہائی ظلم وستم کا نشانہ بنے اور اس وقت کوئی جم غفیر ان کا پشت پناہ نہ تھا‘ جیسے سمیہ رضی اللہ عنہا اور عمار رضی اللہ عنہ۔ اگرچہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو اوپر بیان کردہ پہلی وجہ کی بنیاد پر تقدیم حاصل نہ ہوسکی لیکن دوسری اور تیسری وجہ کی بنیاد پر شہادت کا جو درجہ انہیں حاصل ہوا‘ اس میں ان کا کوئی شریک وسہیم نہیں، وہ آج بھی اسلام کی پہلی شہیدہ کہلاتی ہیں‘ انہیں اس وقت جنت کی بشارت دی گئی کہ جب ان کے خاندان کے سوا کسی اور کو یہ بشارت نہیں دی گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان پر تشدد اور ظلم کا حال دیکھا تو خوشخبری سنائی: ’’اے آل یاسر! گھبراؤ نہیں‘ صبر کرو‘ جنت تمہارا ٹھکانا ہے‘‘۔۳۴ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اگر تیسری ایمان لانے والی مسلمان عورت تسلیم کریں تو بھی ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مصاحبت کا عرصہ طویل ترین ہے کہ قبل از نبوت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے ساتھ تھیں کیونکہ ان کی مولاۃ تھیں‘ اور نبوت کے پہلے سال سے لیکر وفات تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہیں، گویا کم وبیش تیئیس سال تک آپ رضی اللہ عنہا کو مصاحبت حاصل رہی‘ یہ عرصۂ صحابیت کثرت پر مشتمل تعدد پر روشنی ڈالتا ہے۔۳۵ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حالات میں حضرت ام جمیل بنت خطاب۳۶ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ بھی ملتا ہے جو کہ بعثت کے انتہائی اوائل دور کا واقعہ ہے۔ اسی طرح حضرت ام الفضل لبابۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۳۷‘ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادیاں حضرت زینب‘۳۹

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حضرت رقیہ۴۰؎ حضرت ام کلثوم۴۱؎ اور حضرت فاطمہ۴۲؎ رضی اللہ عنہن' حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق۴۳؎ رضی اللہ عنہا اور دیگر کئی صحابیات رضی اللہ عنہن بعثت کے اسی ابتدائی دور کی مسلمات ہیں' حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا باوجود اس کے کہ ان کے شوہر حضرت عباس رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر تک مسلمان نہیں ہوئے لیکن وہ نہ صرف یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انتہائی ابتداء میں ایمان لائیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلجوئی فرماتیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فاتحانہ دور میں بھی حضرت ام الفضل کے گھر تشریف لے جاتے، ان کی زیارت کے لئے، گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی شرفِ صحابیت کی سعادت بخشتے۔۴۴؎

تقدم فی الاسلام کے بعد دوسری بڑی فضیلت **تقدم فی الهجرة** ہے' اس تقدیم میں تمام مہاجرات اسلام شامل ہیں' بلکہ بعض صحابیات رضی اللہ عنہن نے دوہری ہجرت کی' ہجرتِ حبشہ بھی اور ہجرت مدینہ بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوہری ہجرت کرنے والوں کو صرف ہجرت مدینہ کرنے والوں سے افضل بتایا ہے۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر نامدار حضرت جعفر الطیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت حبشہ کی اور خیبر کے غزوہ کے بعد ۷ھ میں مدینہ عازمِ ہجرت ہوئیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں احساس دلایا کہ وہ مدینہ تاخیر سے آنے پر سابقات فی الھجرۃ میں شامل نہیں ہیں تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا: **((وله و لأصحابه هجرة واحدة، ولكم و انتم، يا اهل السفينة، هجرتان))**۴۵؎ ''عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے لیے ایک ہجرت ہے جبکہ تم، اے کشتی والو! دو ہجرتیں کرنے والے (اور ان کا ثواب لینے والے) ہو۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی زوجہ مکرمہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرتِ حبشہ کرنے پر ان الفاظ میں تحسین فرمائی۔ ''ابراہیم اور لوط علیہ السلام کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ہجرت کی ہے''۔۴۶؎ بلاشبہ مردانِ عہدِ رسالت کی ہجرت کا عمل اور جذبہ بے مثال ہے' لیکن کمزور دل خواتین کے لئے گھر بار چھوڑنا' مردوں کی نسبت نہایت مشکل ہے پھر نہ صرف یہ کہ خواتین اسلام کے لشکر کے اس میمنہ نے ہجرت کا شرف حاصل کیا بلکہ مہاجرت کے سفر کے لئے بے پناہ اذیتیں بھی برداشت کیں' اپنے دین کو بچانے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت اختیار کرنے اور ہجرت کی فضیلت پانے کے لئے ان پاکباز

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہستیوں نے اپنے خاندان بھر کو چھوڑا' گھر چھوڑا' شوہروں اور بچوں کی جدائی برداشت کی' اس سلسلہ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ بن ابی معیط ۴۷ کا واقعہ ہجرت' ہجرت کی فضیلت کے برحق ہونے کا خوب احساس دلاتا ہے۔ ام المومنین ام سلمہ ۴۸ اور ام المومنین ام حبیبہ ۴۹ رضی اللہ عنہما بھی ایسی ہی سابقات فی الھجرت میں شامل ہیں' صحابیات رضی اللہ عنہن نے اپنی مستقل بالذات حقیقت کو تقدم فی الاسلام اور تقدم فی الھجرت دونوں میں باقی رکھا۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا اپنے شوہر سے کئی سال پہلے مسلمان ہوئیں' حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ شادی سے قبل اپنے باپ اور بھائیوں کے بغیر مسلمان ہوئیں اور تن تنہا ہجرتِ مدینہ کی۔ تقدیم الاسلام کی طرح تقدیم فی الھجرت کی بھی صحابیات رضی اللہ عنہن نے فضیلت حاصل کی' اللہ تعالیٰ نے ان مہاجرات کے ایمان کا تذکرہ کیا ہے۔ ﴿**یاایھا الذین امنوا اذا جاء ك المومنات مهاجرات فامتحنوهن' الله اعلم بايمانهن فإن علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن إلى الكفار' لاهن حل لهم ولاهم يحلون لهن**﴾ ۵۰ ''اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لے لیا کرو' دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایماندار معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو یہ ان کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں......'' بلکہ مہاجر خواتین کا یہ امتیاز ہے کہ ہجرت کرنے کے بعد کسی خاتون نے ارتداد نہیں کیا ۵۱ جبکہ مردوں میں سے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ہجرت حبشہ کے دوران مرتد ہوا اور عیسائیت پر ہی اس کا خاتمہ ہوا۔ قرآن کریم میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مہاجرات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ ﴿......**والّٰتی هاجرن معك**﴾ ☆ ''وہ عورتیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔''

(ii) متنوع مواقع پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ

کسی بھی شخص کی سب سے زیادہ مصاحبت کا دعویٰ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو متنوع اور کثیر مواقع پر اُس کے ساتھ رہا ہو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت سے کثرت کے ساتھ وہی شخص زیادہ فائدہ اُٹھا سکتا تھا جو متنوع مواقع پر اکثر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہا ہو' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صحابہ میں سے مصاحبت کا نسبتاً وافر اور زیادہ حصہ ملا' کیونکہ (الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تقدیم فی الاسلام کی فضیلت کے حامل تھے اور ان کے پاس مصاحبت کے لئے ایک لمبا عرصہ تھا۔ (ب) اس لمبے اور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

طویل دورانیہ میں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت سے حظّ وافر' حاصل کرنے کے لئے مختلف اور متنوع مواقع سے بکثرت فائدہ اُٹھایا' اسی بناء پر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلوت وجلوت' امن و خوف اور معمول کے اور ہنگامی حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے زیادہ واقف تھے۔

بلاشبہ خواتین کو مردوں کے مقابلے میں گھر سے باہر کے معاملات میں دلچسپی بھی کم ہوتی ہے اور ان معاملات میں شرکت کے مواقع بھی کم' اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے کاروباری معاملات میں خواتین کی گواہی میں ایک دوسری عورت کا ہونا لازم قرار دیا ہے تاکہ وہ اُسے یاد کروادے؎ لیکن اس کے باوجود صحابیات رضی اللہ عنہن میں سے بہت سی کو متنوع مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت کا شرف حاصل ہوا۔ ان متنوع مواقع میں گھر کے اندر کی حیات' مسجد اور گھر میں عبادات و اجتماعات' غزوات' معاہدات' اسفار وغیرہ شامل ہیں' بلکہ گھر کے اندر کی تفصیلی زندگی میں صرف صحابیات رضی اللہ عنہن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت کا شرف حاصل ہوا۔ جبکہ غزوات' مسجد میں عبادات و اجتماعات اور معاہدات و اسفار میں صحابیات رضی اللہ عنہن بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ساتھ صحبت نبوی سے مشرف ہوئیں۔ اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نسبت صحابیات رضی اللہ عنہن کی تعداد بہت کم رہی' لیکن پھر بھی صحابیات رضی اللہ عنہن کی یہ تعداد قابل ذکر رہی۔ حضرت ام سلیم'؎۵۲ حضرت ام حرام، حضرت الربیع'؎۵۳ حضرت ام سلیط'؎۵۴ حضرت ام عطیہ الانصاریہ'؎۵۵ حضرت ام عمارہ الانصاریہ'؎۵۶ حضرت عائشہ ام المومنین'؎۵۷ اور دیگر بہت سی صحابیات رضی اللہ عنہن ایک یا ایک سے زائد غزوات میں شریک ہوئیں' حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے چھ چھ سات سات غزوات میں بھی شرکت کی' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اکثر غزوات میں اور حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے سات غزوات میں شرکت کی' حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میسر ہوئی جب ہر طرف سے کفار نے شمع رسالت کو گھیرنے کی کوشش کی' غزوۂ احد میں آپ رضی اللہ عنہا' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے زخمی بھی ہوئیں۔ اس کی تفصیلات آئندہ صفحات پر موجود ہے۔

صحابیات رضی اللہ عنہن مسجد میں فجر اور عشاء کی نماز میں اور عام اجتماعات؎۵۸ میں بالعموم حاضر ہوتیں' مسجد کے علاوہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھر میں بھی صحابیات رضی اللہ عنہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس طلب علم' استفتاء' اھداء' مسائل کے حل' بیعت' کسی گھریلو اور ذاتی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ضرورت یا پھر صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی غرض سے تشریف لاتیں، جیسے حضرت اسماء بنت یزید بن السکن رضی اللہ عنہا۵۹ دیگر خواتین کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے دن۶۰ حضرت اسماء بنت ابی بکر نماز کسوف کے وقت،۶۱ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر حبشہ سے واپسی پر ملاقات کی غرض سے، ۶۲ صحابیات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت، ۶۳ اور حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا کی زوجہ مطہرہ کی حیثیت سے مدینہ آمد پر۶۴ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا طلب علم کیلئے ۶۵ اور حضرت خولہ رضی اللہ عنہا استفتاء کیلئے ۶۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں آئیں معاہدات و اسفار میں بھی صحابیات رضی اللہ عنہن نے شرفِ صحبت حاصل کیا، صلح حدیبیہ میں متعدد صحابیات موجود تھیں، مثلاً حضرت ام سلمہ، حضرت الربیع وغیرہ رضی اللہ عنہما۔ حج کے سفر میں امہات المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھیں، حضرت اسماء بنت ابی بکر۶۷ اور دیگر خواتین بھی ساتھ تھیں، عمرۃ القضاء میں حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں ۶۸

صحابیات کے مختلف اور متنوع مواقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت سے فیض یاب ہونے کے واقعات بکثرت ملتے ہیں **صرف صحیحین میں مذکور ایسی مجلسوں کی تعداد ستر تک پہنچتی ہے**۔ امہات المومنین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت ایک الگ بات ہے، لیکن صحابیت کے شرف میں ان مجلسوں کو بھی دخل ہے۔ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے امتیاز کی وجوہ میں یہ وجہ بھی شامل ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت کا سب سے بڑھ کر حصہ پایا، بلکہ 'صاحبہ' کا لفظ جتنا ان پر صادق آتا ہے اتنا کسی اور پر نہیں کہ صاحبہ کا ایک معنی صحابیہ ہے۔ 'زوجہ' کو بھی صاحبہ کہہ دیتے ہیں ۶۹ اس طرح امہات المومنین رضی اللہ عنہن صحبت شرعی کی حامل بھی ہیں اور صحبت لغوی کی بھی، امہات المومنین کی ان مجلسوں کا شمار کیا جائے تو امکان ہے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر ہی ہوں گی، یا پھر زیادہ کثیر تعداد میں صحبت سے فیض یاب ہونے والے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قریب قریب۔ صرف **حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گھریلو رویت کا ایک محدود اندازہ لگائیں تو پچیس صد سے زیادہ مرتبہ رویت ان کی رخصتی کے بعد بعد ممکن ہے**، مسجد نبوی میں درس و تدریس اور امامت نماز کے اجتماعات میں شرکت اس کے علاوہ ہے، چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہی کھلتا تھا، اس لئے غالب امکان یہی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت، خطابت اور درس و تدریس کے دوران مصاحبت حاصل رہی، حضرت ام سلمہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رضی اللہ عنہا کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ مشاطہ اُن کے کنگھی کر رہی تھی کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ کے ابتدائی الفاظ ((ایھا الناس)) سنائی دیے تو جلدی سے مشاطہ کو پیچھے کر کے جلدی سے بال باندھے اور کھڑے ہو کر خطبہ سننا شروع کر دیا' مشاطہ نے کہا ابھی تو ((ایھــــا النـاس)) ہی فرمایا ہے' اتنی کیا جلدی ہے' فرمانے لگیں: کیا ''الناس'' میں ہم شامل نہیں ہیں؟ پس وہیں پورا خطبہ کھڑے کھڑے سنا' ۰ے نکتہ استدلال یہ ہے کہ اگر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں خطبہ کی صاف آواز سنائی دیتی ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں کیونکر نہیں جاتی ہوگی؟ اور یہ بھی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے طرزِ عمل سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہر خطبہ میں ہی اس التزام کا ثبوت دیتی ہوں گی اور یہ بھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے علم و عمل میں کم اہمیت نہیں رکھتی تھیں' بلکہ علم و فضل میں ان سے بڑھ کر ہیں' لہٰذا قوی اُمید ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اسی طرح توجہ وانہماک سے خطبات سنتی ہوں گی بلکہ نمازوں میں بھی دیگر خواتین کے ساتھ مل کر شریک ہوتی ہوں گی۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی رویئت' مصاحبت اور ملاقات میں شامل ہے۔ اگر مصاحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان کثیر مواقع اور اوقات کا اندازہ لگائیں تو پچیس صد کا عدد کہیں پیچھے رہ جائے گا۔

یہ تو مصاحبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کثرت اور تنوع نیز اس میں تقدم کے اعتبار سے صحابیات کے شرفِ صحابیت میں حصہ کا ایک تجزیہ تھا' اب مصاحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اثرات یعنی فوائد کے اعتبار سے بھی اس کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

پہلا فائدہ اعتقادی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور عورت مسلمان ہو گئی یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت یا ملاقات سے اعتقادی وثوق میں اضافہ کیا ایمان تازہ کیا' بلاشبہ کئی مرد صحابہ کی طرح کئی خواتین کی زندگی میں آپ علیہ السلام کی زیارت اور مصاحبت نے انقلاب پیدا کر دیا' جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کوڑا اچھینکنے والی عورت کا ذکر ملتا ہے۔ ام معبد جس کے ہاں سے بکری کا دودھ حاصل کیا تھا' ۱ے اور وہ عورت جس سے پانی لیا اور معجزہ کا اظہار ہوا کہ نہ مشکیزے سے پانی کم ہوا اور نہ ہی پیاس باقی رہی۔ ۲ے لیکن ان سب سے بڑھ کر واقعہ حضرت صفیہ بنت حی ابن اخطب رضی اللہ عنہا کا ہے جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت کے نہایت مثبت اعتقادی اثرات مرتب ہوئے۔ ۳ے

دوسرا فائدہ عملی ہے: صحابیات رضی اللہ عنہن نے مصاحبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فائدے کو بھی خوب پایا' انہوں نے...... (الف) اپنے اعمال کی درستگی۔ (ب) اجر وثواب کے مستحق

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اعمال کی دریافت‘ اور (ج) عملی جذبوں میں مہمیز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجالس میں شرکت کی‘ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں کہ جن کی بیٹی کے بیماری کی بناء پر سارے بال جھڑ گئے تھے‘ اب اس کی شادی پر اُسے مصنوعی بال لگوانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اپنی بیٹی کے اس عمل کی شرعی حیثیت دریافت کرنے کے لئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائیں‘ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے اجازت نہ دی۔۴ے ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے بہت فیض پایا‘ درستگی اعمال میں اُن کی مثال قابل اتباع ہے جب حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے والد محترم حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے تین روز کے بعد تیل لگایا‘ خوشبو لگائی اور فرمایا کہ ”مجھے اگر چہ اس کی ضرورت نہ تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل مقصود تھی“۔۵ے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن سے زیادہ سوگ منانا ممنوع قرار دیا ہے۔ دراصل ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تین دن سے زائد سوگ منانے والی خواتین کے عمل کی درستگی کے لئے ہی یہ عمل کیا تھا۔صحابیات بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح دین اسلام پر عمل کرنے میں نہایت پر جوش تھیں‘ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی والدہ مشرکہ تھیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں زمانہ جاہلیت میں طلاق دے دی تھی‘ ایک مرتبہ مدینہ منورہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ملنے آئیں‘ کچھ تحائف بھی لے کر آئیں‘ لیکن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے تب تک اپنی والدہ کو نہ اپنے گھر میں ٹھہرایا، نہ ہی ان سے تحائف قبول کئے اور نہ ہی انہیں اپنی طرف سے کچھ دیا‘ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرک رشتہ دار سے صلہ رحمی کے بارے میں دریافت نہ کرلیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی تب انہوں نے اس سے صلہ رحمی کی ۶ے اعمال کی درستگی میں حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا عمل نہایت اہم ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ واقعہ افک کی افواہوں سے متاثر ہوگئے‘ لیکن انہوں نے ان سے زندگی بھر کوئی بغض نہ رکھا کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کہی جبکہ مومنوں سے بغض نہ رکھنے کا حکم ہے۔۷ے ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نہایت عبادت گزار تھیں‘ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر سے گھر واپس آنے تک کے دورانیہ میں انہیں ذکر اذکار کے لئے ایک ہی جگہ بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اس کی بجائے ((**سبحان اللّٰہ عدد ما خلق وسبحان اللہ رضا نفسہ وسبحان اللہ زنة عرشہ وسبحان اللہ مداد کلماتہ**)) ۸ے پڑھ لیا کرو، کسی صحابیہ نے نذر مانی کہ وہ پیدل حج کریں گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیادہ اور سوار دونوں حالتوں کو اختیار کرنے کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہدایت فرمائی' چنانچہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق اپنی عمل کی درستگی کر لی۔۷۹ صحابیات رضی اللہ عنہن اپنی علمی وعملی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے بھی بیتاب رہتیں' وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر صحبت سے ایسے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتیں۔ حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بوڑھی ہوگئی ہوں' مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو میں آسانی سے کرسکوں اور اجر وثواب بھی زیادہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بتایا اللہ اکبر ۱۰۰ مرتبہ کہنے پر سو اونٹوں کی قربانی کا الحمدلله کہنے پر ۱۰۰ گھوڑے فی سبیل کرنے کا اور سبحان الله کے کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے سے آپ رضی اللہ عنہا کو ولد اسماعیل میں سے ۱۰۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔۸۰ حضرت زینب الثقفیہ رضی اللہ عنہا خود کما کر صدقہ کرتی تھیں لیکن ان کے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہایت مفلوک الحال تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر اور بچوں پر خرچ کا اجر وثواب معلوم کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اختیار کی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسے عام لوگوں پر صدقہ کرنے سے بہتر بتایا بلکہ دوہرے اجر کا تذکرہ کیا تو حضرت زینب اس کے بعد اپنے شوہر اور بچوں پر صدقہ کرنے لگیں۔۸۱

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ایسی حالت میں فوت ہوئیں کہ ان پر فرض روزوں کی قضا بنتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے پورے کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے بڑے شوق سے ان کا اہتمام کیا۔ حج کے دوران ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے معصوم بچے کے بارے میں پوچھا' کیا اس کا حج مشروع ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اس کے حج کا ثواب تمہیں ملے گا۔۸۲ عملی فوائد میں نیک اعمال کے بجالانے کے ذوق وشوق کو مہمیز دینا بھی شامل ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواتین سے بھی بیعت لی' صحابیات رضی اللہ عنہن نے اس صحبت بیعت سے اپنے جذبۂ عمل کو فزوں تر کیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض صحبت کثرت سے حاصل کیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا حب رسول' اپنے دین پر مضبوطی اور صبر وجہاد میں نہایت اچھا نمونہ ہیں' آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا شوہر مالک تھا اس سے جدائی کی واحد وجہ آپ رضی اللہ عنہا کا قبول اسلام اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی۸۳

اسی طرح جب ابوطلحہ نے پیغامِ نکاح دیا تو اپنا مہر صرف ابوطلحہ کا قبول اسلام رکھا۸۴ مسجد کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صفائی اور طہارت کا کام نہایت باعث ثواب ہے ایک مرتبہ صحابہ کرام اور صحابیات رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھیں کہ کسی نے مسجد میں تھوک دیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید ناراض ہوئے' اتنے میں ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے اُٹھ کر اُسے صاف کیا اور اس جگہ خوشبو لگا دی' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوئے۔۸۵؎ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال بڑے اہتمام سے اعتکاف کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح صحابیات رضی اللہ عنہن کے جذبہ وشوق میں بھی اضافہ ہوتا۔ چنانچہ حضرت عائشہ اور دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی اعتکاف میں بہت دلچسپی رکھتی تھیں۔۸۶؎ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے اجتماعات میں صحابیات رضی اللہ عنہن کو شرکت کا بالجزم حکم دیا۔۸۷؎ لاؤڈ سپیکر نہ ہونے اور اجتماع میں شریک خواتین کی کثیر تعداد کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے قریب جا کر خطبۂ عید دیا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابیات رضی اللہ عنہن کو صدقات نافلہ اور انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دلائی' ان پاکباز خواتین نے اپنے کانوں کی بالیاں اور لونڈیاں بیچ کر ان کی قیمت راہِ خدا میں دے دی۸۸؎

فرائض بعثت محمد یہ میں سے ایک 'تزکیۂ نفس' ہے تزکیۂ نفس کا جذبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جس درجہ کا تھا' یقیناً صحابیات رضی اللہ عنہن بھی اسی قوت عمل کی حامل تھیں' چنانچہ عہد رسالت کی تاریخ میں جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی ساری زندگی عبادت کے لئے وقف کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں' تاکہ اللہ کی رضا انہیں حاصل ہو سکے' وہیں حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ واقعہ بھی حدیث میں موجود ہے۔ کہ وہ عبادت الٰہی میں اس قدر منہمک رہتیں کہ جب تھک جاتیں تو اپنے آپ کو ستونِ مسجد سے باندھ لیتیں' رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسے مردوں کی زندگی صرف عبادت کے لئے وقف ہونا پسند نہ کی۔ ایسے ہی خواتین کو بھی بغرضِ عبادت اپنے آپ کو تکلیف دینے کی اجازت نہ دی' لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ رسی ستون سے اتروائی اور باہر پھینکوا دی۔ کیونکہ انسان محض اپنی زندگی کے دن پورے کرنے کے لئے تخلیق نہیں کیا گیا' بلکہ اُسے کائنات کا نظم قائم کرنے' خلق خدا کی مدد کرنے اور اللہ کا نام اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں غالب کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

تیسرا فائدہ علمی ہے: جو معلم انسانیت کی صحبت سے حاصل کیا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ساتھ صحابیات مکرمات رضی اللہ عنہن نے بھی معلم اعظم سے علمی جواہر پارے کثرت سے سمیٹے'

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اگرچہ علماء اور فقہاء مرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی تعداد کے اعتبار سے صحابیات مکرمات رضی اللہ عنہن پر غالب ہیں، لیکن عدد کا یہ فرق خواتین کی فطری تخلیقی نزاکتوں اور گھریلو کاروبارِ حیات میں غالب مصروفیت کی بناء پر ہے۔ رہی یہ بات کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کوئی علمی فائدہ پایا اور اُسے بھول گئیں ایسی خواتین صحابیات رضی اللہ عنہن میں بہت کم ہوں گی، یہ علمی فائدہ قرآن کی تفہیم وتفسیر اور قرأت، حدیث فہمی، فقہ وبصیرت کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث کے حفظ اور اجتہادی صلاحیت کے حصول پر معاون ثابت ہوا۔ مردوں کی طرح خواتین بھی علمی پیاس رکھتی تھیں، اور کبھی کبھار وہ اس کا اظہار بھی کرتی تھیں۔ اس کا اظہار حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ان الفاظ سے بخوبی ہوتا ہے جو انہوں نے فضیلت ہجرت مدینہ کے باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں کہے۔، ان شاء اللہ العزیز ۔ صحابیات رضی اللہ عنہن کے اس علمی ذوق کا اندازہ چند درج ذیل نکات سے درست طور پر ہوسکتا ہے۔

(۱) وہ علمی پیاس کا شدید احساس رکھتی تھیں۔

(۲) منبعِ علم اور مصادرِ علم سے دوری شدت سے محسوس کرتی تھیں۔

(۳) وہ مردوں سے الگ بھی باجماعت تحصیلِ علم کا جذبہ رکھتی تھیں۔

(۴) علم دوستی اور علم کی محبت میں وہ بے مثال تھیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((قال (عمر) :سبقنا کم بالهجرة فنحن أحق برسول الله صلى الله عليه وآلهٖ وسلم منكم فغضبت، وقالت: كلا ،والله كنتم مع رسول الله صلى الله عليه وآلهٖ وسلم ،يطعم جائعكم ويعظ جاهلكم وكنا فى دارِ...... او...... ارض البعداء البغضاء بالحبشة وذالك فى الله وفى رسوله صلى الله عليه وآلهٖ وسلم)) ۸۹؎

ہاں، ہاں، جبکہ تمہارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے جو تمہارے بھوکوں کو کھلاتے تھے اور جاہلوں کو وعظ کہتے تھے جبکہ ہم دور دراز کی سرزمین پر دھکے کھا رہے تھے اور یہ صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ہی سہہ رہے تھے۔

خط کشیدہ الفاظ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی علمی پیاس اور منبعِ علم، معلم اعظم علیہ السلام کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

علمی مجالس سے دوری پر تاسف کو ظاہر کرتی ہیں۔اس سے ثابت ہوتا ہے، کہ صحابیات رضی اللہ عنہن اپنی علمی پیاس کا شدید احساس رکھتی تھیں اور منبع علم و ہدایت سے دوری کو شدت سے محسوس کرتی تھیں۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے((جاء ت امرأة إلي رسول الله صلى الله عليه و آلهٖ وسلم، فقالت: يا رسول الله ' ذهب الرجال بحديثك ' فاجعل لنا من نفسك يوما ناتيك فيه تعلّمنا مما علمك الله فقال: اجتمعن في يوم كذا و كذا في مكان كذا و كذا' فاجتمعن' فأتاهن رسول الله صلى الله عليه و آلهٖ وسلم فعلمهن مما علّمه الله))۹۰ ''ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب حدیثیں مردوں نے ہی لے لیں، ہم عورتوں کے لیے بھی ایک دن مقرر فرمائیے تا کہ ایک دن ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو بھی وہ باتیں سکھلائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھلائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھا فلاں فلاں جگہ میں تم اکھٹی ہو جایا کرو۔ چنانچہ وہ اکھٹی ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور جو باتیں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھلائی تھیں وہ ان کو سکھلائیں'

یہ حدیث اس پر دلیل ہے، کہ صحابیات رضی اللہ عنہن مردوں سے الگ اور با جماعت حصول علم کا جذبہ رکھتی تھیں، اسی لیے انہوں نے معلم اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے علمی حق کے اعلیٰ انداز میں حصول کی درخواست کی۔صحابیات رضی اللہ عنہن میں سے محدثات مکرماتؓ نے ان مختلف اہل علم کو انتقالِ علم کیا اور علم حدیث کی خوب نشر واشاعت کا سبب بنیں، خواتین اسلام میں علمی ذوق پیدا کیا، اہل خانہ کے ہاں اہل علم بہنوں، بیٹیوں، بیویوں، ماؤں وغیرہ کی اہمیت کا احساس......صحابیات رضی اللہ عنہن کے علمی کردار کا باعث بنا۔

رضی اللہ عنھن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات

۱ زیات: احمد حسن واحبابہ، المعجم الوسیط، (استنبول (ترکی)، دارالدعوہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء) مادہ: ص۔ ح۔ب، ا۔۲/ ۵۰۷

۲ ایضاً مادہ: ر۔ک۔ب، ا۔۲/ ۳۶۷

۳ ابن منظور الافریقی، لسان العرب (بیروت؛ دارالفکر، طبعہ ثالثہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء) ا/ ۴۲۹

۴ المعجم الوسیط، مادہ: ر،ک،ب، ا۔۲/ ۳۶۷

۵ ترمذی: محمد بن عیسیٰ ابوعیسیٰ الامام الجامع المختصر من السنن عن رسول اللہ و معرفۃ الصحیح والمعلول وما علیہ العمل (ریاض؛ دارالسلام، طبعہ ثانیہ، ۱۹۹۹ء)، ابواب المناقب، باب (مروا ابا بکر فلیصل بالناس) ح: ۳۶۷۲، ص: ۸۳۶

۶ لسان العرب، ا/ ۵۱۹

۷ دیکھئے: فیروز اللغات، اردو جدید (لاہور: فیروز سنز، باراول ۲۰۰۷ء) مادہ، ھم، ص: ۷۶۹۔۷۶۸

۸ ایضاً　　۹ القرآن، التوبۃ ۹: ۴۰

۱۰ المعجم الوسیط، مادہ: ص ۔ح۔ ب، ا۔۲/ ۵۰۷

۱۱ الاصفہانی: راغب، المفردات فی غریب القرآن (مصر المطبعہ المیمنیہ علیٰ نفقۃ مصطفیٰ البابی، ۱۳۲۴ھ) ص: ۲۸۵

۱۲ ابن الفارس: ابوالحسین احمد بن فارس بن ذکریا، معجم المقاییس اللغۃ (مصر: شرکۃ مصطفیٰ البابی، طبعۃ ثانیہ، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء) ۳/ ۳۳۵

۱۳ المعجم الوسیط، مادہ: ک۔ر۔ن، ۲۔ا/ ۷۳۱

۱۴ المعجم الوسیط، مادہ: ک،ر،ن، ۲۔ا/ ۷۲۳

۱۵ دیکھئے: عباس حسن، النحو الوافی (آوند دانش للطباعۃ والنشر والتوضیح، طبعۃ اولیٰ، ۱۴۲۵ھ، ۲۰۰۴ء) المسئلہ: النسب، ۴/ ۷۰۳　　۱۶ ایضاً

۱۷ الصعیدی، عبدالفتاح، الافصح فی فقہ اللغۃ (مرکز النشر، مکتب الاعلام الاسلام، طبعہ ثانیہ ۱۴۰۴ھ) ۲/ ۱۲۶۸　　۱۸ لسان العرب، ا/ ۵۱۹

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۹۔ بخاری: ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل: الامام (م ۲۵۶)، الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ وسننہ وایامہٖ (ریاض: دارالسلام طبعۃ اولیٰ، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء) کتاب فضائل اصحاب النبیؐ باب فضائل اصحاب النبیؐ (۱)، ترجمۃ الباب

۲۰۔ السخاوی، محمد بن عبدالرحمٰن شمس الدین (م ۸۰۶ھ) فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث للعراقی (المدینہ المنورہ: المکتبۃ السّلفیہ، طبعۃ ثانیہ، ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء) ۳/ ۸۷

۲۱۔ خطیب بغدادی: ابو بکر احمد بن علی (م ۴۶۳ھ)، الکفایۃ فی علم الروایہ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، طبعہ اولیٰ، ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء) ص: ۹۹

۲۲۔ ابن الحزم: محمد بن علی: الظاھری (م ۴۵۶ھ)، الاحکام فی اصول الاحکام (فیصل آباد، ضیاء السنہ، طبعہ اولیٰ، ۱۴۰۴ھ) ص: ۸۹

۲۳۔ ابن حجر عسقلانی: احمد بن علی (م ۸۵۳ھ)، الاصابہ فی تمییز الصحابۃ (بیروت دار الکتب العلمیہ، طبعہ اولیٰ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء) ۱/ ۴

۲۴۔ الاصابہ فی تمییز الصحابۃ، ۱/ ۴

۲۵۔ التقیید والایضاح شرح مقدمہ ابن الصلاح، ص: ۲۹۳۔۲۹۲

۲۶۔ فتح المغیث، ۳/ ۹۴　　۲۷۔ ایضاً

۲۸۔ ابن حزم، الفصل فی الملل والاھواء والنحل (بیروت: دار احیاء التراث العربی، طبعہ اولیٰ، ۱۴۲۲ھ) ۳/ ۲۹-۳۰

۲۹۔ الجامع الصحیح، کتاب فضائل اصحاب النبیؐ باب (۵)، ح: ۳۶۶۰　　۳۰۔ ایضاً

۳۱۔ الجامع الصحیح، کتاب فضائل اصحاب النبیؐ، باب (۵)، ح: ۳۶۶۰　　۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: الاصابہ، ۸/ ۱۱۴

۳۴۔ الاستیعاب، ۴/ ۱۸۶۳-۱۸۶۵　　۳۵۔ الاصابہ، ۸/ ۳۵۸

۳۶۔ ام جمیل بنت خطاب کا ترجمہ دیکھیے: ایضاً: ص: ۳۶۸

۳۷۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: طبقات، ۸/ ۲۱۷　　۳۹۔ تفصیل دیکھئے: الاصابہ، ۸/ ۱۵۱

۴۰۔ تفصیل کیلئے دیکھئے: ابن الاثیر الجزری، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (بیروت: دار الفکر، ۱۴۲۵ھ)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۳۸/۶

۴۱ تفصیل کیلئے دیکھئے: ابن سعد، طبقات الکبری (بیروت: دار الکتب العلمیہ ،طبعہ ثانیہ، ۱۹۹۷ء) ۸/۳۰-۳۱

۴۲ تفصیل کیلئے دیکھئے: الاصابہ، ۸/۲۶۲

۴۳ تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے: تہذیب التہذیب، ج:۳

۴۵ مسلم بن الحجاج، القشیری نیشاپوری: الامام، (م ۲۶۱ھ)، الصحیح (ریاض: دارالسلام، طبعہ اولیٰ، ۱۴۲۰ھ) کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل جعفر واسماء......، ح:۲۴۱۱

۴۶ اسدالغابۃ، ۶/۱۳۸

۴۷ تفصیل ملاحظہ کرنے کے لئے الاستیعاب، ۶/۶۵

۴۸ تفصیل کیلئے دیکھئے: تہذیب التہذیب، ۶/۵۶۲-۵۶۳

۴۹ تفصیل سے دیکھنے کے لئے: الطبقات، ۸/۷۶؛ الاصابہ، ۸/۱۴۰؛ تہذیب التہذیب، ۶/۵۹۴

۵۰ القرآن: الممتحنہ ۶۰: ۱۰

۵۱ کسی مؤرخ نے کسی مرتد عورت کا نام ذکر نہیں کیا۔

☆ القرآن الاحزاب ۳۳:۵۰

۵۲ تفصیل کیلئے دیکھئے: الاصابہ، ۸/۴۰۹

۵۳ تفصیل کیلئے دیکھئے: الاصابہ، ۸/۱۳۳

۵۴ تفصیل کیلئے دیکھئے: الاصابہ، ۸/۴۰۸

۵۵ تفصیل کیلئے دیکھئے: طبقات، ۸/۴۳۸

۵۶ تفصیل کیلئے دیکھئے: الاستیعاب، ۴/۱۹۴۸

۵۷ تفصیل کیلئے دیکھئے: ذھبی: شمس الدین محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ (بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبعہ اولیٰ، ۱۴۱۹ھ) ۱/ ۲۷-۲۹

۵۸ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب خروج النساء الی المساجد باللیل والغلس، (۱۶۲) ح:۸۶۴،
اور باب سرعۃ انصراف النساء من الصبح وقلۃ مقامھن فی المسجد (۱۶۵)، ح:۲

۵۹ مسلم، کتاب الفتن، باب قصۃ الجساسہ، ح:۷۳۸۶

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۶۰۔ احمد ابن حنبل : الامام(م۲۴۱ھ)،المسند (بیروت،دارالکتب العلمیہ طبعہ اولیٰ،۱۴۱۳ھ) حدیث اسماء بنت یزید:۲۷۶۶۰، ۶/۴۸۰

۶۱۔ صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب صلاۃ النساء مع الرجال فی الکسوف(۱۰)، ح:۱۰۵۳

۶۲۔ مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل جعفرواسماء بنت عمیس ح:۲۴۱۱

۶۳۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمرۃ ابوالفداء عماد الدین الدمشقی ،(م۷۷۴ھ)،جامع المسانید والسنن (بیروت،دارالفکر،طبعہ ثانیہ،۱۴۲۳ھ) مسند اسماء بنت عمیس، ح:۱۲۸۵۰، ۱۶۔۱۵/۴۵۹۶

۶۴۔ صفیہ بنت حیّ بن اخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں جن کا مہر ان کے یہودی قبیلے کے اسیران کی رہائی کا سبب بنا۔

۶۵۔ صحیح بخاری، کتاب الغسل، اذا احتلمت المرأۃ(۲۲)، ح:۲۸۲، ص:۵۰

۶۶۔ تفصیل کیلئے دیکھئے:سورہ مجادلہ کی آیت نمبر 1 کی تفسیر

۶۷۔ مسند احمد، حدیث اسماء بنت ابی ابکر، ح:۲۶۹۷۷، ۶/۳۴۸

۶۸۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب عمرۃ القضاء، ح:۴۲۵۹

۶۹۔ المعجم الوسیط، مادہ:ص ح ب، ۲۔۱/۵۰۷

۷۰۔ مسند احمد، حدیث ام سلمہ، ح:۲۶۶۰۲،۶/۳۳۰

۷۱۔ الحلبی :ابوالفرج علی بن ابراھیم:الشافعی (م۱۰۴۴)،السیرۃ الحلبیہ (بیروت،دارالکتب العلمیہ طبعہ ثانیہ،۱۴۲۷ھ)؛الاصابہ،۸/۴۷۷

۷۲۔ صحیح بخاری، کتاب التیمم، باب الصعید والطیب......(۶)، ح:۳۴۴، ص:۶۰۔۵۹

۷۳۔ ایضاً، کتاب المغازی، باب غزوہ خیبر(۳۹)، ح:۴۲۰۱، ۴۲۱۱، ص:۷۱۵۔۷۱۳

۷۴۔ ایضاً، کتاب اللباس، باب الموصولۃ (۸۵)، ح:۵۹۴۱، ص:۱۰۴۱

۷۵۔ الاصابہ، ۸/۳۷۴

۷۶۔ مسند احمد، حدیث اسماء بنت ابی بکر صدیق، ح:۲۶۹۷۴، ص:۳۷۷

۷۷۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک(۳۵)، ح:۴۱۴۱، ص:۷۰۲

۷۸۔ الطبقات، ۸/۹۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۷۹ ترمذی، ابواب النذر والایمان، باب ما جاء فیمن نذر ان یحج ماشیاً، ح: ۱۵۴۴، ص: ۳۷۴

۸۰ مسند احمد، حدیث ام ھانی رضی اللہ عنہا، ح: ۲۷۴۶۰، ص: ۲۵۱

۸۱ مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقه والصدقة على الاقربين والزوج ...... ، ح : ۲۳۱۸، ص : ٤٠٥

۸۲ ابوداؤد: سلیمان بن اشعث السجستانی (م ۲۷۵ھ)، السنن (ریاض: دارالسلام، طبعہ اولیٰ، ۱۹۹۹ء) کتاب المناسک، باب فی الصبی یحج، ح: ۱۷۳۶، ص: ۲۵۶

۸۳ الطبقات، ۸/۳۱۲-۳۱۹ ۸۴ الاصابہ۔ ۸/۴۰۹

۸۵ نسائی: ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب (م ۳۰۳ھ)، السنن (ریاض: دارالسلام، طبعہ اولیٰ، ۱۹۹۹ء) کتاب المساجد، باب تخلیق المساجد، ح: ۷۲۹، ص: ۱۰۰

۸۶ مسلم، کتاب الاعتکاف، متی یدخل من اراد الاعتکاف معتکفہ، ح: ۲۷۸۶، ص: ۴۸۴

۸۷ صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب خروج النساء (۱۵)، ح: ۹۷۴، ص: ۱۵۶

۸۸ ایضاً باب موعظۃ الامام النساء یوم العید (۱۹)، ح: ۹۷۸، ص: ۱۵۶

۸۹ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر (۳۹)، ح: ۴۲۳۰، ص: ۷۱۷

۹۰ ایضاً، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب تعلیم النبی امتہ من الرجال والنساء......(۹)، ح: ۷۳۱۰، ص: ۱۲۵۸

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.